خوگر حمد سے تھوڑا سا گلہ بھی سن لے ......

عوام چاہتے ہیں کہ اہل حدیث اور دیو بندی قیادتیں شرک و بدعات کے رد میں اپنی مقبولیت اور سیاسی رسوخ کو استعمال کریں

میڈیا میں فیس ویلیو اور مقتدر حلقوں میں حاصل اثرات کو اگر دین اسلام کے بنیادی تقاضے یعنی دعوت توحید وسنت کیلئے استعمال نہ کیا گیا تو گویا اللہ کی عظیم نعمت کو وبال جان بنایا گیا

فرقہ پرستی کے لیبل سے خوفزدہ ہو کر میڈیا پر گول مول باتیں کرنا اور معاشرے میں شرک و بدعات کی تردید میں دوٹوک موقف اختیار نہ کرنا اہل توحید کی قیادت کے شایان شان نہیں

دیگر مکاتب فکر کی قیادتیں خلافِ قرآن وسنت اور شرکیہ عقائد کو بانگ دہل بیان کر رہی ہیں حالانکہ ''یا اللہ مدد'' تمام مکاتب فکر کے درمیان متفقہ ہے اور غیر اللہ سے مدد طلب کرنا متنازعہ اور فرقہ واریت ہے

انبیاء کی سیاست اور ان کی تحریکیں عقیدۂ توحید کے نکتے پر مرتکز ہوتی تھیں، مخالفین سے ان کے تمام تنازعات عقیدہ توحید ہی کی بنیاد پر تھے! جن جماعتوں کی بنیاد عقیدۂ توحید بن جائے وہی دراصل منہج نبویؐ پر قرار پائیں گی

کراچی (حدیبیہ نیوز) وطن عزیز میں شرکیہ عقائد کا غلغلہ اور بدعات وخرافات کا فروغ ایک عام توحید پرست کو سخت تشویش میں مبتلا کرتا ہے۔ ٹی وی کھولو تو شرکیہ نعرے اور بدعات کی تبلیغ، گلی محلے میں جاؤ تو یہی صورت حال، سرکاری سطح پر بھی شرک کی تبلیغ، ادارے بھی اپنے اپنے طور پر حصہ لے رہے ہیں۔ عوام سوچتے ہیں کہ ہر پلیٹ فارم پر شرک وبدعات اور خرافات کیلئے کھلم کھلا بولنے اور لکھنے والے تو بہت ہیں لیکن ان کے مقابلے میں توحید وسنت کا اظہار کرنے والا کوئی کوئی ہی نظر آتا ہے حالانکہ عقیدۂ توحید کے حامل علماء کی بھی اچھی خاصی تعداد عوام میں مقبولیت اور سیاسی اثر ورسوخ رکھتی ہے میڈیا میں بھی ان کی اس قدر فیس ویلیو ہے کہ ان کی پر ہجوم پریس کانفرنسز ہوتی ہیں وہ روزانہ ٹی وی چینلز کے کئی کئی ٹاک شوز میں مدعو کیے جاتے ہیں ملکی میڈیا میں ان کے بیانات کو نمایاں کوریج ملتی ہے۔ ان کی پہنچ ایوان صدر اور ایوان وزیر اعظم تک بھی ہے وہ وزیر داخلہ، وزیر اطلاعات اور دیگر وزراء سے براہ راست رابطے بھی کر سکتے ہیں۔ ان کی جماعتیں بھی اتنی ہیں کہ بڑے بڑے جلوس، جلسے اور ریلیاں منعقد کرتے ہیں لیکن اس سب کے باوجود ملک کے طول وعرض میں توحید وسنت کی آواز کا کمزور ہونا اور دنیا بھر میں اس ملک کا محرم اور ربیع الاول کے جلوسوں کے حوالے سے پہچانا جانا اہل توحید کی قیادتوں کی ترجیحات اور کارکردگی پر سوالیہ نشان ہے۔ انبیاء کی سیاست اور انبیاء کی تحریک جس بنیادی نکتے پر مرکوز تھی وہ عقیدۂ توحید ہے مخالفین سے ان کے تمام تنازعات اور لڑائی جھگڑے عقیدۂ توحید ہی کی بنیاد پر

تھے انبیاء کی جماعتوں اور تحریک کے بارے میں عام آدمی کا تاثر یہ بنتا تھا کہ یہ ایک اللہ کی عبادت کی طرف بلانے والی جماعتیں ہیں اور اللہ کے غیر کو بطور معبود مسترد کرتی ہیں تحریکوں کی یہی شناخت ان کے منہج نبویؐ پر ہونے کی دلیل قرار پاسکتی ہے۔ مقبولیت، سیاسی اثر ورسوخ، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں بڑے اچھے طریقے سے پہنچانے جانا، پارلیمنٹ کی رکنیت، اقتدار میں حصہ داری اور اپنی اپنی جماعتوں کے اہم مناصب یہ سب اللہ کی بڑی نعمتیں ہیں ان عظیم نعمتوں کی شکر گزاری کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں اللہ کی توحید کے ابلاغ کیلئے کماحقہ استعمال کیا جائے بصورت دیگر یہ عظیم نعمتیں وبال جان بن سکتی ہیں اور آخرت میں سخت باز پرس کا سبب بھی بن سکتی ہیں۔ ایسے میں جبکہ دیگر تمام ملکی اور بین الاقوامی ایشوز پر اہل توحید کی قیادتیں بڑے بڑے جلوس، ریلیاں اور جلسے منعقد کرتی رہی ہیں اپنے دیگر مطالبات کیلئے حکومت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتی رہی ہیں اللہ کے ہاں ان کی پکڑ کا یہ سبب بن سکتا ہے کہ توحید وسنت کی حمایت میں اور شرک وبدعت کی تردید میں جلسے جلوس منعقد کیوں نہیں کئے گئے اور حکمرانوں پر اس حوالے سے دباؤ کیوں نہیں ڈالا گیا۔ شرک کی علمبردار قیادتوں کو دیکھیں، ان کے ایشوز دیکھیں، ان کے مطالبات دیکھیں، سب ان کے مذہبی عقائد سے مطابقت رکھتے ہیں وہ حکومتوں کو مجبور کرتے ہیں کہ ان کی مذہبی سرگرمیوں کو تحفظ دیا جائے وہ میڈیا کو اپنے عقائد کی تبلیغ پر لگا دیتے ہیں خود ببانگ دہل اپنے شرکیہ عقائد کو واضح الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ اہل توحید کی قیادتوں نے اس طرف توجہ نہیں دی کہ ملکی میڈیا اور حکومت کے ایوانوں کو اس بارے میں قائل کرے کہ یہ فرقہ واریت ہے کہ اپنے گروہی نظریات کو پوری قوم پر مسلط کر دیا جائے تمام مکاتب کے درمیان جو مشترکات ہیں انہیں عام کرنے کے بجائے اپنے تفردات کو اجاگر کر کے دیگر مکاتب فکر کی دلآزاری کی جائے مثلاً ''یا اللہ مدد'' کہنا تو کوئی فرقہ واریت نہیں کیونکہ اس نعرے کا انکار تو کوئی بھی مکتبہ فکر نہیں کرتا فرقہ واریت تو ''یا علی مدد''، ''یا غوث الاعظم مدد'' کہنا ہے اسی طرح ''اللھم لبیک'' پر تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں اختلافی نعرے تو ''لبیک یا رسولؐ'' اور ''لبیک یا حسینؓ'' ہیں۔ فرقہ وارایت تو وہ پھیلا رہا ہے جو متنازعہ تعلیمات کو بیان کرے۔ سچی بات یہ ہے کہ اہل توحید کی قیادتیں فرقہ پرستی کے لیبل کے خودساختہ خوف میں مبتلا نظر آتی ہیں۔ میڈیا پر دوٹوک اور واضح لفظوں میں توحید وسنت کا اعلان نہیں کر رہیں، متنازعہ موضوعات پر موقع ملنے کے باوجود گول مول باتیں کی جاتی ہیں عوام کی بھاری اکثریت جو فرقہ وارانہ جلسے جلوسوں اور سرگرمیوں سے شدید طور پر پریشان ہیں ان کے جذبات کی ترجمانی نہیں کی جاتی، سڑکیں جام ہونے سے گلی محلوں میں مذہب کی آڑ میں ہونے والی بدمعاشی، دلآزار قسم کی تقاریر سے، تکلیف دہ تیز آواز میں شرکیہ عقائد کی ریکارڈنگ سے پریشان اکثریت کے احساسات براہ راست حکمرانوں تک پہنچانے پر دسترس رکھنے کے باوجود نہ پہنچانا یہ قیادت کا حق ادا نہ کرنے کے مترادف ہے، اسے بزدلی اور نااہلی سے بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے جو کہ اہل توحید کی قیادت کے ہرگز شایان شان نہیں۔ (بشکریہ: حدیبیہ کراچی جلد نمبر 2، شمارہ 19-20)